کتاب نما

Nuclear Deterrence, CTBT and Pakistan [جوہری سد جارحیت' سی ٹی بی ٹی اور پاکستان] مرتبین: خالد رحمن' مشفق احمد۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز' ایف سیون مرکز' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۴۹۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

مسلم دنیا کے بیشتر علاقے مخالفین کی جارحیت یا تزویراتی یلغار کا شکار ہیں۔ بہ ظاہر ۵۵ مسلمان ملکوں کے الگ الگ جھنڈے' الگ الگ قومی ترانے' الگ الگ کرنسی اور اقوام متحدہ میں جداگانہ نشستیں موجود ہیں مگر مسلم اقوام کی پالیسیاں' ان کی اپنی امنگوں کی آئینہ دار نہیں' بلکہ "نام میرا ہے کام ان کا" کے مصداق نئے عالمی استعماری حلقہ زنجیر کی گرفت میں ہیں (الا ماشاء اللہ) اور یہود و ہنود اور نصاریٰ کے عیارانہ منصوبے' مسلم امہ کے درپے ہیں۔ گذشتہ دو عشروں کے دوران: بوسنیا' کوسووا' افغانستان' صومالیہ' اراکان' کشمیر' افغانستان' داغستان اور چیچنیا میں جارح اقوام نے جس طرح مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی ہے' اس میں عبرت کا سامان پوشیدہ ہے۔ ایمان کی مضبوطی' عمل کی راستی اور اپنے دفاع کے لیے خود انحصاری ہی امہ کو مضبوط' فعال اور ناقابل تسخیر بنا سکتی ہے۔ پاکستان کا ایٹمی پروگرام اسی مطلوب راستے کا ایک سنگ میل ہے۔

اگرچہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف نے بھی "جوہری تجربات کے جامع معاہدے" (سی ٹی بی ٹی) پر دستخط کرنے' اور واحد مسلم ملک کے جوہری پروگرام کی تحدید' بلکہ خاتمے کی راہ پر چلنے کا عندیہ دیا تھا' تاہم جنرل مشرف انتظامیہ سے (جو ماورائے آئین اقدام کے نتیجے میں وجود میں آئی ہے) قوم کو ہرگز توقع نہ تھی کہ اس باب میں وہ بھی نواز بے نظیر رویوں کے سرتال کا حصہ بننے پر آمادہ ہو گی۔ مگر افسوس کہ ایک ڈیڑھ ماہ ہی میں "جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے"۔ دسمبر ۱۹۹۹ء میں مشرف انتظامیہ کی طرف سے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کی بات چھیڑ دی گئی۔

اسلام آباد کے انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز نے قومی بلکہ ملی اہمیت کے اس مسئلے سے متعلق فریقوں کو براہ راست مکالمے کی دعوت دی۔ ۴ جنوری ۲۰۰۰ء کو انسٹی ٹیوٹ میں ایک بھرپور سیمی نار منعقد ہوا جس میں وزیر خارجہ جناب عبدالستار نے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے حق میں اپنے موقف کو جملہ استدلال کے

ساتھ پیش کیا۔ وفاعی امور کے ماہر جنرل (ر) حمید گل نے سی ٹی بی ٹی پر امریکی سوچ کا تجزیہ کیا اور بھارتی جارحانہ عزائم کی روشنی میں پاکستان کے قومی مفادات کی حدود کا تعین کیا۔ پاکستان کے کامیاب ایٹمی پروگرام کے ایک انتہائی اہم کردار سلطان بشیر الدین محمود نے خالص فنی امور کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے کیا نقصانات ہیں۔ پھر تینوں فاضل مقررین نے حاضرین کے سوالوں کے جواب دیے۔

انسٹی ٹیوٹ نے اسی نوعیت کا دوسرا سیمی نار ۲۶ جنوری کو منعقد کیا جس میں سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی نے مجوزہ معاہدے کے خدوخال' اس کے محرکات' پاکستان کی وفاعی ضروریات اور درپیش چیلنج کو خوب صورت پیرائے میں بیان کیا۔ اس سیمی نار میں پروفیسر خورشید احمد صاحب نے دو خصوصی لیکچر دیے۔ پہلا لیکچر Issues in Focus اور دوسرا CTBT; Facts and Fiction پر مبنی تھا۔ انھوں نے نہایت جامع' مدلل اور مسکت کلام کے ذریعے مسئلے کے تمام پہلوؤں کو لفظی اختصار اور موضوعاتی وسعت کے ساتھ بیان کیا۔

زیر تبصرہ کتاب انھی سیمی ناروں کے مقالات اور مباحث پر مبنی ہے۔ بعض قیمتی ضمیمہ جات نے کتاب کو زیادہ موثر دستاویز بنا دیا ہے۔ نہایت قلیل وقت میں اتنے وسیع موضوع پر ایسی خوب صورت اور موثر پیش کش پر انسٹی ٹیوٹ مبارک باد کا مستحق ہے۔ اس وقت پاکستان کی فضا سی ٹی بی ٹی پر دستخطوں کے حق میں' حکومتی سطح پر اٹھائی گئی دھول سے اٹی پڑی ہے جسے مزید دھواں دار بنانے میں حکومتی الیکٹرانک میڈیا پوری قوت صرف کر رہا ہے۔ اس صورت حال میں راست فکر افراد کے لیے یہ کتاب' دلائل کے ایک قیمتی ہتھیار کی حیثیت رکھتی ہے (سلیم منصور خالد)۔

تذکرۂ خطاطین : محمد راشد شیخ۔ ناشر: ادارۂ علم و فن' ۱۰۸ بی الفلاح ہاؤسنگ پروجیکٹ' ملیر ہالٹ' کراچی۔ ۷۵۲۱۰۔ صفحات: ۲۵۴۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

فن خطاطی اسلامی ثقافت کا بنیادی جز ہے۔ گذشتہ تیرہ صدیوں کے دوران مسلمانوں نے نہ صرف اس فن کو زندہ رکھا بلکہ کئی نئے خطوط ایجاد کیے اور انھیں ترقی بھی دی۔ فن خطاطی کے ارتقا میں بنیادی عنصر مسلمانوں کا قرآن مجید سے عشق اور لگاؤ ہے اور اسی نے مسلمانوں کو اس بات پر مائل کیا کہ وہ کلام الٰہی کو زیادہ سے زیادہ خوب صورت انداز سے لکھیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے چالیس سے زائد خطوط ایجاد کیے جن میں سب سے مشہور کوفی' ثلث' نسخ' نستعلیق' دیوانی اور رقعہ وغیرہ ہیں۔

گذشتہ صدیوں میں فن خطاطی کے ضمن میں ترکوں کی خدمات اور ان کی سرپرستی ناقابل فراموش ہے۔ مصطفیٰ کمال کے جابرانہ اور غیر دانش مندانہ اقدامات کی وجہ سے ترکی میں فن خطاطی کے مدارس کو